جلد دوم

مصنفہ

اعلیحضرت مجدد دین و ملت حضرت علامہ الشاہ محمد احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

مرتبہ

رئیس التحریر جناب مولانا محمد عبدالحکیم صاحب مظہری اختر شاہجہانپوری

مکتبہ حامدیہ - گنج بخش روڈ ○ لاہور

نام کتاب ——— رسائل رضویہ جلد دوم

مرتبہ ——— اختر شاہجہان پوری

کتابت ——— محمد شریف گل و محمد شفیع خوشنویس

مصححین ——— حافظ محمد احسان الحق قادری
محمد گل احمد عتیقی
مظفر اقبال

مطبع ——— ندرت پرنٹرز۔ لاہور

سن طباعت ——— جولائی ۱۹۷۶ء / رجب ۱۳۹۶ھ

اشاعت ——— بار اول

تعداد ——— ایک ہزار

ضخامت ——— ۲۳×۱۸/۸ ، ۵۰۴ صفحات

قیمت ——— روپے

مکتبہ حامدیہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

فہرست

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ

کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداؔ سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

شرح المطالب
فی مبحث ابی طالب

—— تصنیف ——

مجدد المائۃ الحاضرہ حامی سنن ماحی فتن حضرت مولانا محمد احمد رضا خاں صاحب
قادری برکاتی بریلوی دام فیضہم القوی

مکتبہ حامدیہ —— گنج بخش روڈ —— لاہور

فہرست

فرق زمین و آسمان پھر مماثلت کہاں نسأل اللہ سلوك سوی الصراط ونعوذ باللہ من التفریط والافراط۔

فصل نہم

اُن ائمۂ دین وعلمائے معتمدین کے ذکر اسمائے طیبہ میں جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریح وتصحیح فرمائی اور اُن کے ارشادات کی نقل اس رسالہ میں گزری **فمن الصحابۃ**

۱۔ امیر المومنین صدیق اکبر ۲۔ امیر المومنین فاروق اعظم

۳۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ ۴۔ حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس

۵۔ حافظ الصحابۃ سیدنا ابو ہریرہ ۶۔ صحابی ابن الصحابی سیدنا مسیب بن حزن قریشی مخزومی

۷۔ حضرت سیدنا عباس عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۔ سیدنا ابو سعید خدری ۹۔ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری

۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق

۱۱۔ سیدنا انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت سیدنا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

پہلے چھ حضرات سے تو خود اُن کے اقوال گزرے اور انس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر اور باقی چار خود حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد بیان فرماتے ہیں اور ظاہر کہ یہاں اپنے کہنے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بتانا اور بھی ابلغ ہے **ومن التابعین** (۱۳) آدم آل عبا زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وکرم وجوہہم (۱۴) امام عطاء بن ابی رباح اُستاذ سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۱۵) امام محمد بن کعب قرظی کہ اجلۂ ائمہ محدثین ومفسرین تابعین سے ہیں (۱۶) سعید بن محمد ابو السفر تابعی ابن التابعی ابن الصحابی نبیرہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۷) امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ومن تبع تابعین** (۱۸) عالم المدینۃ امام دار الہجرۃ سیدنا

۷۸۶
۹۲

استفتاء

حضرات علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین کی خدمت میں التماس ہے کہ اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ مبارکہ "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" میں تین۳ آیات، پندرہ۱۵ احادیث اور اسّی صحابۂ کرام وتابعین عظام وعلمائے اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی ہے، کہ نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے شفیق چچا یعنی ابوطالب کا آخری وقت تک دولتِ اسلام وایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر دریافت طلب یہ امور ہیں کہ:۔

۱ ــــ کیا آپ مجددِ مأۃ حاضرہ قدس سرہٗ کے مذکورہ مؤقف سے متفق ہیں؟

۲ ــــ اگر خدانخواستہ آپ مذکورہ مؤقف سے متفق نہیں تو فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ دلائل وبراہین کا آپ کے پاس جواب کیا ہے؟

۳ ــــ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے اختلاف کی صورت میں آپ کے مؤقف کی بنیاد کونسی قطعی الدلالت آیت یا کونسی یقینی الافادہ حدیث پر ہے بینوا توجروا۔

المستفتی:۔ اختر شاہجہان پوری مظہری عفی عنہ
لاہور

۱۵/ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ
۱۹/ دسمبر ۱۹۷۵ء

(۱)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مبارکہ مسمیٰ "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" دلائل وبراہین سے مملو ہے۔ جو کچھ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق فرمائی ہے، وہی حق ہے۔

فقیر قادری ابوالبرکات سیّد احمد غفرلہٗ
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف۔ لاہور

(۲)

الجواب وباللہ التوفیق۔ ہمارا مسلک اعلیٰ حضرت کا اتباع ہے اور احادیث صحیحہ جن کو میں پڑھاتا ہوں، ان میں بکثرت عدم ایمانِ ابوطالب مذکور ہے اور ان کے ایمان لانے پر کوئی حدیث صحیح دال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الفقیر عبدالمصطفیٰ الازہری غفرلہٗ
کراچی

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقیر نے رسالہ مبارکہ شرح المطالب اوّل تا آخر تقریباً بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اس رسالہ میں اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنت، مولانا الشیخ الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، ارشاداتِ صحابہ وتابعین وتبع التابعین اور اقوال ائمہ وعلمائے دین سے مہرِ نیم روز اور ماہِ نیم ماہ کی طرح مبیّن ومبرہن کر دیا ہے کہ ابوطالب کی حضور پرنور، رحمتِ مجسّم، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے انتہائی شفقت اور حضور کی کفالت اور نصرت واعانت امرِ مسلّم ہے۔ مگر بایں ہمہ انہیں ایمان شرعی کی توفیق نہیں ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی تمنا اور آرزو کے باوجود انہوں نے آخری دم حالتِ نزاع میں بھی کلمہ طیبہ پڑھنے سے انکار کر کے نار کو عار پر اختیار کیا۔ یہی قول بلا شک وشبہ حق وصواب ہے اور اس کا خلاف شاذ ومردود

اور باطل و مطرود ہے۔

امام اہلسنت نے ایمان ابی طالب کے مدعیوں کے تمام مفروضہ اور مخترعہ عقلی و نقلی دلائل کا ایسا قلع قمع فرمادیا ہے کہ اب منصف مزاج کے لیے تسلیم و اعتراف کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دلائل و براہین کی روشنی میں اس امر کو بھی واضح کردیا ہے کہ اگرچہ ابوطالب کا ایمان کسی قطعی یقینی دلیل سے ثابت نہیں ہے تاہم ابوطالب اور ابولہب کے کفر میں فرق ہے۔ ابولہب اور اس کے امثال اشقیاء کے لیے اشد العذاب ہے اور ابوطالب کے صرف پاؤں آگ میں ہیں۔ ابولہب کا کافر اور جہنمی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے مگر ابوطالب اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو۔

اعلیٰ حضرت کی ان تحقیقاتِ عالیہ کے بعد اب کسی صحیح العقیدہ سُنّی بالخصوص رضوی کے لیے جدید تحقیق کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ یہ تحقیق نہیں بلکہ تخریب ہے، جس سے جماعت میں انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے۔ نہایت ہی قابلِ افسوس تو یہ ہے کہ جو لوگ عربی عبارت صحیح طور پر لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، صحیح ترجمہ نہیں کر سکتے" اور ایمانِ ابی طالب (کتاب) میں جو عبارات اِدھر اُدھر سے سرقہ کر کے نقل فرمائی ہیں، ان کے اعراب تک درست نہیں کر سکے اور دعویٰ محقق اعظم ہونے کا کر رہے ہیں، فقیر ان محققین کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ دنیا روزے چند، عاقبت کا رباخداوند، محض سستی شہرت حاصل کرتے یا حطامِ دنیوی جمع کرنے کے لیے ایسے نازک اور اہم دینی مسائل پر قلم اٹھانے کی جرأت نہ کریں اور اگر تصنیف و تالیف کا شوق ہی ہے تو کم از کم کسی ذمہ دار مستند عالمِ دین کی طرف مراجعت کر لیا کریں۔ اگر خود استطاعت نہیں تو کسی عربی درس گاہ کے طالب علم سے عباراتِ منقولہ کی تصحیح کروا لیا کریں، تاکہ اہلِ علم کی نظر میں تضحیک کا نشانہ تو نہ بننا پڑے۔

دیانت داری سے مسائل غیر منصوصہ میں اختلاف رائے کی گنجائش ہوتی ہے مگر اپنے گریبان میں جھانک کر یہ بھی غور فرمائیں کہ آپ کون ہیں اختلاف کرنے والے

اور آپ کی علمی حیثیت کیا ہے اور کس سے اختلاف کر رہے ہیں ؟ جناب والا کتاب و سنت کی تصریحات اور اجماع اہلسنت کے بعد اب چودھویں صدی کے کسی برخوردار یا مست کا قول کیا وقعت رکھتا ہے ؟ اعلیٰ حضرت کے اس رسالہ مبارکہ کے پڑھنے کے بعد آپ کو اپنے مؤقف سے فوراً رجوع کرنا چاہیئے اور کفر ابی طالب کے قائلین پر آپ نے جو تبرا کیا ہے ، اس سے بصدقِ قلب توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے ، یہ چند کلمات بطور نصیحت اور خیر خواہی سپردِ قلم کیے گئے ہیں اور ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے یہدی من یشآء الی صراط مستقیم وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

حررہ الفقیر ابو الفضل غلام علی غفرلہ والوالدیہ والمشائخہ

ناظم اعلیٰ وخادم العلم الشریف - جامعہ حنفیہ دار العلوم ، اشرف المدارس -

اوکاڑہ - پاکستان

(۴)

۴۸۶
۹۲

الجواب - بفضلہ تعالیٰ فقیر مجدد مأتہ حاضرہ ، اعلیٰ حضرت ، فاضلِ بریلوی کی تحقیقِ انیق سے پوری طرح متفق ہے ۔ ان کے آیات واحادیث اور اقوالِ صحابہ وتابعین و اکابر علمائے امت پر مبنی موقف سے نہ کوئی اختلاف کر سکتا ہے ۔ نہ ان دلائل قاہرہ کا کوئی توڑ پیش کر سکتا ہے ۔ اتنے دلائل اور ایسے عظیم شواہد کے مقابلے میں بعض اقوال کا سہارا لینا شانِ علم وتحقیق کے سراسر منافی ہے اور مصنفِ ایمانِ ابی طالب کی بیگانہ کوشش جماعتی تفرقہ کا موجب ، علم وتحقیق کا منہ چڑانے اور چھوٹا منہ بڑی بات کہنے کا مصداق ہے ۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت کی واضح تحقیقات کی موجودگی میں اس شخص کا جگہ جگہ الحضرت علیہ الرحمہ کے اسمِ گرامی کے ناجائز استعمال سے غلط تاثر دینا شرمناک ستم ظریفی ہے

بہرحال فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات حرفِ آخر ہیں اور یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تحقیقِ انیق کے مقابلے میں جن حضرات کے بعض اقوال کا سہارا لیا جاتا ہے اگر وہ حضرات اپنی آنکھوں سے اعلیٰ حضرت کی تحقیقاتِ عظیمہ و تصریحاتِ جلیلہ ملاحظہ فرماتے تو یقیناً اپنے اقوال سے رجوع کا اعلان کرتے ۔ کیوں نہ ہو! ۔ سے

ملکِ سخن کی شاہی، تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو، سکے بٹھا دیے ہیں

الفقیر ابو داؤد محمد صادق غفرلہٗ
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ ۔ گوجرانوالہ

(۵)

الجواب ۔ فقیر کو اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، سیدنا شاہ احمد رضا قدس سرہٗ کی تحریر پر اعتماد ہے ۔ آپ نے جو کچھ مسئلہ ہذا کے متعلق لکھا ہے، صحیح اور حق ہے ۔ فقط

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ
۲۰ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ بہاول پور

(۶)

الجواب ۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت نے اپنے مبارک رسالہ میں جو تحقیق فرمائی کہ ابو طالب آخری دم تک دولتِ ایمان سے بہرہ ور نہیں ہوا تھا ۔ ہمارا بھی اس پر اتفاق ہے ۔ مزید برآں کہ تفسیر صاوی میں ہے :۔

ثم مات خاق علی ابتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عمک الضال قدمات فقال لہ اذہب فوارہ ومانقدم منہ انہ لم یؤمن حتی مات ہو الصحیح

کشف المحجوب میں ہے ۔ مستدل از ابو طالب عاقل تر نبا شد و دلیل از محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ تر نہ چوں جریان حکم ابو طالب بر شقاوت بود دلالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُو را سود نداشت ۔

افضل الفوائد میں ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ابوطالب نے جو کچھ ممکن تھا کیا
لیکن چونکہ اس کی قسمت میں اسلام نہ تھا، اس لیے اس نعمت سے محروم رہا۔ بعدازاں
فرمایا کہ ابتدا میں جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتیری کوشش کی کہ ابوطالب ایمان لائیں
لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کی مرضی نہ تھی، وہ کوشش بے فائدہ رہ گئی۔ واللہ تعالےٰ
ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

محمد مختار احمد غفرلہٗ

خادم دارالعلوم قادریہ رضویہ۔ لائل پور

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

(۷)

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب

محمد ولی النبی عفی عنہ

(۸)

الجواب۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ
واصحابہ اجمعین۔ امابعد اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت
شیخ الاسلام والمسلمین، سیدی امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کی مسئلہ مذکورہ
کے متعلق تحقیق کے ساتھ فقیر کو پورا اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

مدرسہ امینیہ رضویہ۔ محمد پورہ۔ لائل پور

(۹)

الجواب۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد۔ جس مسئلہ کو اس صدی
کے مجدد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمہ نے
تین آیات قرآنیہ، پندرہ احادیث نبویہ (صلی اللہ علیٰ صاحبہا) اور اسی صحابہ کرام و
تابعین عظام وعلمائے اعلام (علیہم الرضوان) کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں محقق
ومدلل ومبرہن فرمایا ہو۔ اس کے حق وصواب ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے ؟

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

الفقیر محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہٗ

ہجویری مسجد۔ جناح کالونی۔ لائل پور

(۱۰)

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحقیق اور ان کا مسلک درست ہے

محمد حسین نعیمی

جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

(۱۱)

الجواب ھوالموفق للصواب۔ ابوطالب کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا مسلک صحیح ہے اور یہی جمہور اہلسنت کا موقف ہے، اور یہی ہمارا مختار ہے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہٗ

جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

(۱۲)

مجھے فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے کلی اتفاق ہے

۱۔ محمد مہر الدین غفرلہٗ

۲۔ عبدالقیوم ہزاروی غفرلہٗ

خادم جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور

۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۱۳)

ماقال امام اہل السنۃ والجماعۃ العلامۃ الشاہ احمد رضا خان البریلوی فھو حق واجب الاتباع فمن خالفہ خالف اہل السنۃ والجماعۃ۔

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

گل احمد عتیقی

(۱۴)

فقیر کو حضور سیدنا امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت علیہ رحمۃ واسعۃ کی تحقیق شریف سے اتفاق ہے۔

فقیر محمد عنایت اللہ سگِ غوثِ اعظم

(سانگلہ ہل)

(۱۵)

الجواب۔ ھوالموفق للصواب۔ سوال مذکور میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق ایمانِ ابوطالب کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی شخص کی تحقیق نہیں بلکہ موجودہ تمام محققین اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے خوشہ چین ہیں اور جن لوگوں نے ان کی تصنیفات کا مطالعہ فرمایا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جس مسئلے پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اسے تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑتے اور یہ مسئلہ تو جمہور محققین نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

نہ جانے بعض لوگوں نے اس مسئلہ میں کیوں مخالفت شروع کر دی ہے۔ اگر مخالفین یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں خاندانِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء سے زیادہ محبت ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت کی خاندانِ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے محبت عرب و عجم میں ضرب المثل بن چکی ہے۔ اعلیٰ حضرت کا ایک ایک شعر حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ و اہل بیت و خدام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت سے بھرپور ہے۔ اس لیے سوائے اختلاق برائے اختلاف یا ضد کے اختلاف کا کوئی جواز ثابت نہیں ہوتا۔ اس لیے بندہ کا مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مسلک کے عین مطابق ہے اور اسی کو بندہ حق سمجھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

فقیر ابوالبدر محمد شمس الزمان غفرلہ

خادم غوث العلوم۔ سمن آباد۔ لاہور

۲۶ر صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

۲۷ر فروری ۱۹۷۶ء

(۱۶)

الجواب ھو الموفق للصواب - فقیر کو ویسے تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے ساتھ عقیدت ہے کہ بلا تامل تصدیق کی جائے لیکن آپ کا رسالہ بھی سن لیا، لہذا آپ کے پیش کردہ ارشادات کو تہ دل سے یقین کرتے ہوئے کلیتہً آپ کے ساتھ اس مسئلہ میں اتفاق ہے۔

سید جلال الدین شاہ
شیخ الحدیث، جامعہ بھکی شریف ۔ ضلع گجرات

(۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایمانِ ابوطالب کے متعلق اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے موقف کو مدلل بیان فرما دیا ہے۔ اُن کی تحقیق میری تصدیق کی محتاج نہیں ہے۔ البتہ یہ واضح ہے کہ یہ مسئلہ نہ ضروریاتِ دین سے ہے نہ ضروریاتِ مذہب اہلسنت سے اور نہ اُن کا کفر ابولہب وغیرہ کفار کی طرح ہے بلکہ دلائل بھی یکساں نہیں ہیں، خود اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ: "اگرچہ قولِ حق وصواب وہی کفر و عذاب" الخ - بنا بریں فریقین پر طعن و تشنیع بہت غیر مناسب اور قائلین تکفیر پر تبرا ظلم عظیم، خصوصاً اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق پر عامیانہ انداز میں تنقید تو کسی طرح بھی درست نہیں ...... واللہ اعلم

سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان
۱۴ جولائی ۱۹۷۹ء